39344-وطن کے دفاع میں غیر مسلم شخص کی موت کا حکم

سوال

کیا اگر کوئی غیر مسلم شخص اپنے وطن کا دفاع کرتے ہوئے مرجائے تو وہ شہید شمار ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

جو بھی فی سبیل اللہ قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے ، اور (فی سبیل اللہ) کا معنی یہ ہے کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑائی کرے ، یہ معرکہ میں لڑکر مرنے والے کی تعریف ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے کی ہے .

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

آدمی مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے ، اور ایک شخص اپنا نام بنانے کے لیے لڑے ، اور ایک شخص اپنا مقام و مرتبہ دکھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے فی سبیل اللہ کون ہوگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جو شخص اللہ تعالی کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑے تو وہ فی سبیل اللہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2126) صحیح مسلم حدیث نمبر (1904).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا :

" تم شہید کسے شمار کرتے ہو ؟

تو صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص فی سبیل اللہ قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے .

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

پھر تو میری امت کے شہید بہت ہی کم ہونگے .

صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو فی سبیل اللہ قتل کردیا جائے وہ شہید ہے، اور جو فی سبیل اللہ فوت ہوجائے تو وہ شہید ہے، اور جو شخص طاعون میں فوت ہوجائے تو وہ شہید ہے، اور جو شخص پیٹ کی بیماری سے شہید ہوجائے وہ شہید ہے، اور جو شخص غرق ہوکر فوت ہو وہ شہید ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1915).

تو اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ میں شہید ہونے والے اور جو اشخاص شہادت کی فضیلت کو پہنچتے ہیں انہیں جمع کرکے بیان کیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(علماء کرام کا کہنا ہے: فی سبیل اللہ قتل ہونے والے کے علاوہ باقی سب کی شہادت سے مراد یہ ہے کہ ان کے لیے آخرت میں شہداء کا اجر و ثواب ہوگا، لیکن دنیا میں انہیں غسل بھی دیا جائیگا، اور ان کی نماز جنازہ بھی ادا ہوگی.

اور کتاب الایمان میں اس کا بیان ہوچکا ہے، اور شہداء کی تین اقسام ہیں، دنیا و آخرت میں شہید وہ شخص ہے جو کفار کے خلاف جنگ کرتا ہوا فی سبیل اللہ قتل کردیا جائے، اور آخرت میں شہید وہ ہیں جو یہاں مذکور ہیں، لیکن انہیں دنیاوی احکام میں شہید نہیں کہا جائیگا، اور دنیاوی شہید لیکن وہ آخرت میں شہید نہیں وہ شخص ہے جو مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو، یا پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے قتل کردیا جائے (یعنی میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے) انتہی.

شہادت ایک عظیم اور علی مرتبہ اور درجہ ہے جو صرف اہل ایمان ہی کو حاصل ہوتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں.

اور جس شخص کو نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اسے تسلیم کرتے ہوئے اس پر ایمان نہ لایا ہو تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کا مرتکب ہوا ہے، اور وہ جہنمی ہے چاہے وہ معرکہ میں قتل ہوا ہو یا پھر اپنے بستر پر ہی مرے، چاہے یہودی ہو یا عیسائی، یا کسی اور شرکیہ اور کفریہ مذہب سے تعلق رکھتا ہو.

عیسائی و نصاری اس لیے کافر ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نہیں کیا اور انہیں جھٹلایا ہے، اور انہوں نے مسیح عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی الوہیت کا دعوی کیا ہے، اور ان کا یہ بھی دعوی ہے کہ اللہ تعالی کی بیوی اور اولاد بھی ہے، اللہ تعالی ان کے اس قول سے بہت بلند و بالا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض انبیاء پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں، اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی اور راہ نکال لیں}.

.{یقین جانیں یہ سب لوگ اصلی اور پکے کافر ہیں، اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے}.النساء (150-151).

اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے، اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے، اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں، اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں}.التوبۃ (30).

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد اسطرح ہے :

.{بے شک وہ لوگ کافر ہوگئے جن کا قول یہ ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے، حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین جانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اوراس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے، اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا }.المآئدة (72).

اوراس سے اگلی آیت میں فرمان ربانی کچھ اس طرح ہے :

.{وہ لوگ بھی قطعی اور یقنی کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ : اللہ تین میں تیسرا ہے، دراصل اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو کفر پر رہینگے انہیں المناک عذاب ضرور دیا جائیگا }.المآئدة(73).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اس امت میں سے کوئی یہودی اور عیسائی میرا سن کر میری رسالت پر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ جہنمی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (153).

مندرجہ بالا سابقہ کلام آخرت کے احکام کے بارہ میں ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ قتل کردیا جائے، لیکن دنیاوی احکام میں یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم شخص مسلمان ملک کے دفاع میں شریک ہو اور مسلمان حق سے کسی بھی قسم کا پیچھے نہ ہٹیں تو اس غیر مسلم کا شکریہ ادا کرنے اور اس کا بدلہ دینے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.